صدقہ
فطر چند ضروری مسائل

مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

خلیفہ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی حفظہ اللہ

خطیب جامع مسجد محمدی گلشن باغ حیدرآباد

موبائل نمبر 7386 46 8386 - 960 351 2570

www.islamic786.org

ashrafimessage@gmail.com

₹ 2/-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمارے لئے دین کو مکمل کیا، اور ہم پر اپنی نعمتیں تمام کیں، بے حد وحساب درود وسلام ہو ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر جو نبی خاتم اور نبی رحمت ہیں تمام مخلوق کے لئے۔۔۔امابعد!

صدقہ فطر کسے کہتے ہیں؟

صدقہ فطر ایک مالی عبادت ہے۔ اس کا ادا کرنا ہر مالدار مسلمان پر واجب ہے۔ اس کی ادائیگی غربا اور مساکین کا حق ہے تا کہ کوئی غریب اور مسکین مسلمان عید کے دن بھوکا نہ رہے۔ علاوہ ازیں صدقہ فطر روزے دار کو گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کو اس لئے واجب قرار دیا ہے کہ یہ روزہ دار کے بیہودہ کاموں اور فحش باتوں کی پاکی اور مساکین کے لئے غذا کا باعث بنتا ہے۔ (ابو داؤد، السنن، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر، 28 : 2، رقم: 1609)

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے کہ روزہ میں روزے دار سے جو گناہ سرزد ہوجاتے ہیں ان کے کفارے کے لئے اللہ تعالیٰ نے صدقہ فطر کو واجب قرار دیا ہے، یعنی حالت روزہ میں جھوٹ، چغلخوری، مشتبہ روزی اور نامحرم پر نگاہ پڑنے سے جو خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں، صدقہ فطر ان مذکورہ گناہوں کا کفارہ، روزوں کا تکمیلہ اور روزوں کے نقص کی تلافی کا ذریعہ ہے، جس طرح گناہوں کے لئے توبہ واستغفار ہے اور نماز میں سہو کیلئے سجدہ سہو ہے اسی طرح روزے میں پیدا ہونے والی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے صدقہ فطر ہے (غنیۃ الطالبین)

کس پر واجب ہوتا ہے؟

صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالکِ نصاب پر جس کا نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو، اس پر واجب ہے، اس میں عاقل بالغ اور مالِ نامی (یعنی زکوۃ کی طرح

مال پر ایک سال گذرنا) شرط نہیں، نابالغ اور مجنون اگر مالکِ نصاب ہیں تو ان پر صدقۂ فطر واجب ہے ان کا ولی ان کے مال سے ادا کرے۔ (ردالمحتار)

صدقۂ فطر کب ادا کرنا چاہیے؟

صدقۂ فطر نمازِ عید سے قبل ادا کردینا چاہیے کہ یہی مسنون ہے لیکن عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا تھا تو اب ادا کردے، اور نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے۔ (درمختار)

عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے لہٰذا جو شخص صبحِ صادق طلوع ہونے سے پہلے مرگیا یا غنی تھا فقیر ہوگیا تو صدقۂ فطر واجب نہ ہوا اور اگر صبح ہونے کے بعد مرا یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو صدقۂ فطر واجب ہے۔ (عالمگیری)

چھوٹے بچہ کی طرف سے صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

چھوٹے بچہ کا باپ صاحبِ نصاب ہو تو اس پر اپنی طرف سے اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے واجب ہے، جب کہ بچہ خود صاحبِ نصاب نہ ہو ورنہ اس کا صدقہ اسی کے مال سے ادا کیا جائیگا۔ باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر ویتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے، ہاں ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

بے روزہ دار پر صدقۂ فطر واجب ہے یا نہیں؟

صدقۂ فطر واجب ہونے کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں، اگر کسی عذرِ سفر مرض بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مجنون اولاد کا صدقہ کس پر ہے؟

مجنون (پاگل) اولاد اگرچہ بالغ ہو جب کہ غنی نہ ہو تو اس کا صدقہ اس کے باپ پر ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے ادا کیا جائے۔ (درمختار)

اہل وعیال کا فطرہ ادا کردیا جائے تو ادا ہوگا یا نہیں؟

بیوی یا بالغ اولاد کا فطرہ ان کی اجازت لئے بغیر ادا کردیا تو ادا ہوگیا، بشرطیکہ وہ اس کے عیال میں ہو یعنی ان کا نفقہ (کھانا پینا کپڑا) وغیرہ اس کے ذمہ ہو ورنہ اولاد کی طرف سے بلا اجازت ادا نہ ہوگا بیوی کا ادا ہوجائے گا اور بیوی نے اگر شوہر کا فطرہ بغیر شوہر کی اجازت کے ادا کردیا تو ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

ماں باپ کا فطرہ اولاد پر ہے یا نہیں؟

ماں باپ، دادا، دادی، نابالغ بھائی بہن اور دیگر رشتہ داروں کا فطرہ اس کے ذمہ نہیں اور بغیر ان لوگوں کی اجازت کے ادا بھی نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری)

صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے؟

صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے، چاول، گیہوں، جَو وغیرہ یا ان کا آٹا سوا دو کیلو دیا جائے۔ (درمختار)

فی زمانہ صدقہ فطر ادا کرتے وقت ہم بار بار سوال کرتے ہیں کہ کس مقدار میں دیا جائے۔ شریعت میں جو مقدار مقرر ہے اس کو کیلوگرام کے پیمائشی نظام میں 2 کلو، 41 گرام بتایا گیا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ سوا دو کیلو گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت مسکین کو ادا کرکے اس کا اُسے مالک بنادیا جائے یہ مقدار اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط کے مطابق ہے جس میں مسکینوں کا نفع زیادہ ہے۔

بعض لوگ سوا کیلو نصاب بتاتے ہیں جو کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ سوا کیلوں دینے والوں کا روزہ صدقہ فطر صحیح مقدار میں ادا نہ کرنے کے سبب معلق ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ سوا دو کیلو ادا کریں۔ ہم ہر روز افطاری میں کافی خرچ کرتے ہیں بلکہ حیدرآباد میں ایک معیاری حلیم 100 روپیہ میں ہے اور رمضان المبارک کے ایام میں ہم کتنا خرچ کرتے ہیں اس کا کوئی حساب نہیں رکھتے، جب مستحقین کو سال میں ایک مرتبہ صدقہ فطر دینے کا وقت آتا ہے تو حساب دریافت کرتے ہیں کہ کتنا دیا جائے؟ اور کم سے

کم دے کر اسی طرح کم سے کم دام کا اناج صدقہ میں ادا کرکے اس واجب سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جس معیار کی غذا ہم عموماً کھاتے ہیں اس طرح کا معیاری صدقہ دینا چاہئے۔ ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے کہ ''فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ'' نیکی کے کاموں میں سبقت لے جاؤ۔

مقررہ وزن کی قیمت فطرہ میں دے سکتے ہیں یا نہیں؟

گیہوں اور جو وغیرہ کی قیمت لگا کر بھی دے سکتے ہیں ہاں اگر غیر معیاری گیہوں اور جَو کی قیمت دی تو معیاری قیمت سے جو کمی پڑے پوری کرے۔ (درمختار)

صدقۂ فطر کے مصارف کیا ہیں؟

صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوۃ دے سکتے ہیں انھیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکوۃ نہیں دے سکتے انہیں فطرہ بھی نہیں دے سکتے۔ (درمختار، ردالمحتار)

صدقۂ فطر میں تملیکِ فقیر شرط ہے

صدقۂ فطر اور زکوۃ میں (تملیکِ فقیر یعنی) مستحق مسلمان کو اس کے مال کا مالک کردینا شرط ہے دینی اور فلاحی اداروں کے خزانوں میں زکوۃ یا صدقہ فطر جمع کردینے سے ادا نہیں ہوگا جب تک کسی مستحق مسلمان کو اس کا مالک نہ بنایا جائے۔ اور اس تملیک میں (مستحق مسلمان جو اس مال کا مالک ہوا) اس کو اب اختیار ہے جہاں چاہے صرف کرے۔ (عامۂ کتب)

زکوۃ اور فطرہ خوروں سے ہوشیار

فی زمانہ ایک طبقہ مدرسوں، فلاحی اداروں اور بیت المال کے نام پر زکوۃ حاصل کرکے اس کو اپنے ذاتی تصرف میں لارہا ہے، شریعت میں زکوۃ فطرہ کے اولین مستحق قریبی رشتہ دار، مسافر، مجاہدین فی سبیل اللہ، دینی اور دنیاوی علوم کے حاصل کرنے والے مستحق طلباء ہیں۔ اگر ان کو چھوڑ کر ہم زکوۃ فطرہ

ایسوں کی نذر کرتے ہیں جو دینی خدمت کے نام تجارت کررہے ہیں، زکوۃ کے نام پر حاصل ہونے والی رقومات سے اپنی جائیدادیں، موٹر کاریں، بنک بیالنس میں اضافہ کرنے میں مصروف ہیں تو سمجھ لو کہ ہم بھی احکام شریعت کی خلاف ورزی میں ان کے شریک جرم ہیں۔

آج زکوۃ فطرے پر زکوۃ خوروں کے قبضہ کے سبب قوم مسلم میں ہولناک سطح پر غربت کا اضافہ ہورہا ہے حد یہ ہے کہ غربت کے سبب خودکشی، خودسوزی بلکہ جسم فرشی، سودی لین دین کی لعنت میں معاشرہ مبتلا ہورہا ہے۔

چوروں کے ہاتھوں میں زکوۃ فطرہ دے کر آپ بری الذمہ نہیں ہوسکتے کل یوم قیامت آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دینا ہوگا۔

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: جو کوئی رمضان المبارک میں کسی مسلمان حاجت مند کی ضرورت پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی دس لاکھ حاجتیں پوری فرماتا ہے، جو اس ماہ میں کسی کثیر بال بچے والے محتاج کو خیرات دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، اس کے دس لاکھ گناہ معاف کردیتا ہے اور دس لاکھ درجات بلند فرماتا ہے۔

انیس الواعظین میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی رمضان المبارک میں کسی مسکین کو صدقہ دے گا تو اس کو اس قدر ثواب ملے گا گویا اس نے دنیا کی تمام چیزیں صدقہ میں دے دی اور جو کسی ایسے ضرورت مند کو لباس دے گا جس کے پاس لباس نہیں ہے تو یوم قیامت مخلوق کے سامنے اس کو ساٹھ لاکھ جنتی لباس اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

ادارۂ تحقیقات علمیہ حیدرآباد (رجسٹرڈ)

ہمارے دعوتی پمفلٹس کو خرید کر ایصال ثواب کے لئے تقسیم کیجئے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ حیدرآباد

(اشرفی مکتوب نمبر 13)